اہلحدیث اور قادیانی مذہب

ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (رجسٹرڈ)
(مکتبہ انوار المصطفےٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدرآباد۔ اے پی)

﴾ بہ نگاہ کرم مظہرِ غزالی، یادگارِ رازی، مفتی سوادِ اعظم، تاجدارِ اہلسنت، امام المتکلمین حضور شیخ الاسلام سلطان المشائخ رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی ﴿

نام کتاب	اہلحدیث اور قادیانی مذہب
تصنیف	ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی
ناشر	شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (مکتبہ انوار المصطفٰے۔ مغلپورہ حیدرآباد)
قیمت	Rs. 15

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
عقیدۂ ختم نبوت	۳	اہلحدیث اور قادیانی مذہب	۲۱
آخری نبی اور آخری کتاب	۵	میں ایک مجلس کی تین طلاقیں	
نام نہاد اہلحدیث اور قادیانی	۹	اہلحدیث پر قادیانی کی سبقت	۲۲
فتنوں کا سرچشمہ	۹	قادیانیوں سے مشابہت	۲۳
غیر مقلدیت کے بطن سے قادیانی پیدا	۹	امرتسری کی تفسیر......تفسیر مرزائی	۲۴
اہلحدیث (غیر مقلدیت) کا انجام	۱۱	غیر مقلد کے قادیانی اُستاذ	۲۴
امام اعظم ابوحنیفہ کے گستاخوں کا انجام	۱۳	اہلحدیث کی قادیانی کے پیچھے نماز	۲۷
مذہب اہلحدیث میں قادیانی عورت سے نکاح	۱۳	کافر بھی اب اُن کو، کافر کہتے ہیں	۲۷
مذہب اہلحدیث میں قادیانی کے پیچھے نماز	۱۶	اکثر اہل حدیث، احمدی	۲۸
اہلحدیث کی نظر میں قادیانی مسلمان ہیں	۱۸	(قادیانی) ہوئے ہیں	
مرزا غلام احمد قادیانی کا نکاح غیر مقلد	۱۹	قادیانی اور اہلحدیث میں اشتراکِ عمل	۲۹
میاں نذیر حسین دہلوی نے پڑھایا		جمع بین الصلوتین	۳۰
مذہب اہلحدیث: قادیانی وشیعہ بھی متفق ہیں	۲۰	فوت شدہ نمازیں	۳۰
اہلحدیث اور قادیانی مذہب کے	۲۱	اہلحدیث اور قادیانی کے اٹوٹ	۳۱
اعتقادی وفقہی مسائل		رشتے	

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علیٰ سيد الأنبيآء والمرسلين
وعلیٰٓ آلہٖ واصحابہٖ اجمعين .... أما بعدُ

عقیدۂ ختم نبوت

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ (احزاب/۴۰) محمد (ﷺ) تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں۔ ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے' (کنزالایمان۔ فاضل بریلوی)

محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین (آخری نبی) ماننا اور آپ کے بعد کسی نبی کے پیدا ہونے کو جائز نہ سمجھنا ضروریاتِ دِین سے ہے۔ حضور ﷺ کے زمانہ میں یا اس کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا' جو شخص حضور ﷺ کے زمانہ میں یا حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبوت ملنے کو مانے یا کسی نئے نبی کے آنے کو ممکن مانے وہ شخص کافر ہے۔ اس بات پر سب اُمت کا اجماع ہے کہ حضور ﷺ کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا' کذّاب ہوگا' دجّال ہوگا اور دائرہ اسلام سے خارج ہوگا اُس کو اپنا رہبر تسلیم کرنے والا یا اُس کے بارے میں ذرا سی لچک رکھنے والا بھی کافر اور بے دِین ہوگا۔ منکر ختم نبوت بانی دارالعلوم دیوبند محمد قاسم نانوتوی نے 'تحذیر الناس' میں عقیدۂ ختم نبوت میں شکوک وشبہات پیدا کرنے اور ضرب لگانے کی مذموم کوشش کی ہے۔

'عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم وتاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں' حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی بنی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا'

تحذیرالناس کی مفصل عبارت اور اُس پر مدلل نقد ونظر ملاحظہ کرنے کے لئے حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کا رسالہ 'نظریہ ختم نبوت اور تحذیرالناس' ضرور ملاحظہ فرمائیے۔ یہ مقام تفصیلات کا متحمل نہیں۔

تحذیرالناس کے ذریعہ قاسم نانوتوی نے یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ آیت کریمہ میں **خاتم النبیین** کا یہ معنیٰ سمجھنا کہ حضور اقدس ﷺ سب سے پچھلے نبی ہیں یہ تو ناسمجھ لوگوں کا خیال ہے۔ سمجھ دار لوگوں کے نزدیک یہ معنیٰ غلط ہیں کیونکہ زمانہ کے لحاظ سے سب سے پہلے یا سب سے پیچھے ہونا اپنے اندر بالذات کوئی فضیلت نہیں رکھتا۔ اب تک تمام اگلے پچھلے اولیاء' علماء اور عوام اہل اسلام کا اس بات پر اجماع واتفاق ہے کہ آیت کریمہ میں **خاتم النبیین** کے صرف یہی معنی ہیں کہ حضور ﷺ سب سے پچھلے نبی ہیں۔ یہی معنیٰ تمام ائمہ اسلام' صوفیاء عظام' متکلمین فخام' فقہائے اعلام اور مفسرین عالی مقام نے بتائے۔ یہی معنیٰ صحابہ کرام نے تابعین کو سمجھائے بلکہ یہی معنیٰ سینکڑوں حدیثوں سے ثابت ہے۔ الغرض خاتم النبیین کا یہی معنیٰ مُراد لینا ضروریاتِ دین میں سے ہے لہذا جو شخص اس معنیٰ کے علاوہ کوئی دوسرا معنیٰ بتائے وہ شرعی اصطلاح میں کافر ومرتد ہے۔ قاسم نانوتوی نے اسی اجماعی اتفاقی معنیٰ کا انکار کرتے ہوئے قرآن مجید حدیث شریف اور لغت عربی کے خلاف **خاتم النبیین** میں خاتم کا ایک نیا معنیٰ خاتم ذاتی گڑھا ہے۔ اس اعتراف کے ساتھ کہ یہ معنیٰ آفرین خود انہی کی اپنی ذہنی کاوش کا نتیجہ ہے اس نئے معنیٰ کو ثابت کرنے کے لئے تحذیرالناس میں پورا زور لگا دیا ہے۔

نبی آخرالزماں حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں (نہ ہی اور) کوئی نبی تھا اور نہ ہی آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا ہوگا۔ قاسم نانوتوی نے حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد بھی دوسرے نبی کا امکان ظاہر کیا ہے' عقیدہ ختم نبوت کا انکار کرتے ہوئے

جھوٹی نبوت کا دَروازہ کھولا اور نام نہاد اہلحدیث کے پَروَردہ اور ڈپٹی نذیر احمد کے تربیت یافتہ مرزا غلام احمد قادیانی کو داخل کردیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی' پہلے غیر مقلد تھا' بعد میں نبوت کا دعویٰ کرکے داخل جہنم ہوا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے انبیائے کرام کی شان میں بھی نہایت بے باکی کے ساتھ گستاخیاں بکیں خصوصاً حضرت عیسیٰ رُوح اللہ کلمۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اُن کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ صدیقہ مریم رضی اللہ عنہا کی شان جلیل میں بہت ہی بیہودہ کلمات استعمال کئے۔ نبوت کا دعویٰ دراصل قرآن مجید کا انکار اور حضور ﷺ کو **خاتم النبیین** نہ ماننا ہے۔ کافر اور ابدالآباد جہنم کا مستحق قرار دینے کے لئے یہی کافی ہے۔

آخری نبی اور آخری کتاب : ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ﴾ (الانبیاء/ ۲۵)

اور نہیں بھیجا ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول مگر یہ کہ ہم نے وحی بھیجی اس کی طرف کہ بلاشبہ نہیں ہے کوئی خدا (لائق عبادت) بجز میرے' پس میری عبادت کرو۔

اللہ تعالیٰ نے اعلان توحید کی ترویج اور اشاعت کے لئے اپنے نبیوں اور رسولوں کے بھیجنے کا سلسلہ جاری کیا اور ہر نبی نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دی ہے۔ توحید کی یہ دعوت جو میرا رسول مُکرم تمھیں دے رہا ہے یہ کوئی انوکھی دعوت نہیں بلکہ نبوت و رِسالت کا سلسلہ جب سے شروع ہوا ہے اور جو حضرات اس منصب پر فائز ہوئے ہیں سب نے اپنے اپنے زمانہ میں اپنے اپنے قبیلوں' قوموں کو یہی دعوت دی ہے شرائع واحکام میں حالات کے پیش نظر تبدیلیاں ہوتی ہیں لیکن عقیدۂ توحید میں سرِمُو کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ہر نبی پر وحی آتی تھی' نبوت کے لئے وحی لازم وضروری ہے حضور نبی کریم ﷺ پر وحی کا سلسلہ ختم ہوگیا اور باب نبوت بند ہوگیا۔ سلسلہ نبوت

بند کرنے کا فیصلہ اس ذات والا صفات کا ہے جو کائنات کی ہر چیز سے واقف ہے اور ان تمام اُمور سے بھی باخبر ہے جن پر عالمِ انسانیت کی فلاح وبقاء کا انحصار ہے۔ اس لئے اس کے فیصلے اٹل ہیں، وہ منسوخ نہیں ہوسکتے۔ ان میں کسی ترمیم کی قطعاً گنجائش نہیں۔

آیت کے اس طرز بیان سے ایک اہم اصولی مسئلہ بھی نکل آیا کہ حضور نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ کی وحی آخری وحی ہے کیونکہ اس آیت میں **مِنْ قَبْلِكَ** کی قید لگی ہوئی ہے **مِنْ بَعْدِ** کا اشارہ تک نہیں ہے۔

اگر ختم نبوت اور انقطاع وحی کا دوسری آیات میں صراحۃً ذکر نہ بھی ہوتا تو قرآن کا یہ طرز ہی اس مضمون کی شہادت کے لئے کافی تھا۔

﴿**وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۚ**﴾ (البقرۃ/۴) اور وہ جو ایمان لائے ہیں اُس پر (اے حبیب ﷺ) جو اُتارا گیا ہے آپ پر اور جو اُتارا گیا آپ سے پہلے، اور آخرت پر بھی وُہ یقین رکھتے ہیں۔

اس آیت میں حضور ﷺ کی ختم نبوّت کی بیّن دلیل ہے کیونکہ وحی جس پر ایمان لانا ضروری ہے وہ یا تو حضور نبی کریم ﷺ پر نازل ہُوئی یا حضور ﷺ سے پہلے۔ اگر نبوّت کا سلسلہ جاری ہوتا تو حضور ﷺ کے بعد بھی وحی نازل ہوتی اور اس پر ایمان لانا ضروری ہوتا۔ اس صورت میں آیت یُوں ہوتی **وما انزل من قبلك وما ينزل من بعدك** ۔ اگر قرآن کے بعد کوئی اور کتاب یا وَحی بھی نازل ہونے والی ہوتی تو جس طرح اس آیت میں پچھلی کتابوں اور وحی پر ایمان لانا ضروری قرار دیا گیا ہے اسی طرح آئندہ نازل ہونے والی کتاب اور وحی پر ایمان لانے کا ذکر بھی ضروری ہوتا، بلکہ اس کی ضرورت زیادہ تھی، کیونکہ تورات وانجیل اور تمام کتبِ سابقہ پر ایمان لانا تو پہلے سے جاری اور معلوم تھا، اگر حضور ﷺ کے بعد بھی سلسلہ وحی اور

نبوّت جاری ہوتا تو ضرورت اس کی تھی کہ اس کتاب اور اس نبی کا ذکر زیادہ اہتمام سے کیا جاتا جو بعد میں آنے والے ہوں تاکہ کسی کو اشتباہ نہ رہے۔

مگر قرآن نے جہاں ایمان کا ذکر کیا تو حضورﷺ سے پہلے نازل ہونے والی وحی اور پہلے انبیاء کا ذکر فرمایا' بعد میں آنے والی کسی وحی یا نبی کا کہیں قطعاً ذکر نہیں' پھر صرف اسی آیت میں نہیں بلکہ قرآن کریم میں یہ مضمون اوّل سے آخر تک مختلف مقامات میں آیا ہے۔ سب میں حضورﷺ سے پہلے انبیاء' پہلی وحی' پہلی کتابوں کا ذکر ہے' کسی ایک آیت میں اس کا اشارہ تک نہیں کہ آئیندہ بھی کوئی وحی یا نبی آنے والا ہے' جس پر ایمان لانا ہے۔

حضور اکرمﷺ چونکہ خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہیں اسی لئے قرآن مجید بھی تمام کتابوں کی خاتم ہے اب کوئی اور کتاب' کہیں اور کسی پر قیامت تک نازل نہیں ہوگی۔

حضورﷺ کے بعد بھی نبوت کا سلسلہ جاری رہتا تو آپ اُمت کے سامنے دینِ اسلام کے سارے گوشے آشکارا کرنے کی شاید زحمت نہ فرماتے لیکن اب جبکہ نبوت کا دَروازہ بند کر دیا گیا ہے اور حضور ﷺ ہی اس نورانی سلسلہ کی آخری کڑی ہیں تو آپ کی محبت اور اُلفت کا تقاضا یہ ہے کہ کوئی چیز بھی ادھوری نہ رہنے دی جائے۔ ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کے ان چند بنیادی عقیدوں میں سے ایک ہے جن پر اُمت کا اجماع رہا ہے۔ اگرچہ بدقسمتی سے اُمتِ اسلامیہ کئی فرقوں میں بَٹ گئی ہے۔ باہمی تعصب نے بارہا ملت کے امن وَسکون کو درہم برہم کیا اور فتنہ وفساد کے شعلوں نے بڑے المناک حادثات کو جنم دیا لیکن اتنے شدید اختلافات کے باوجود سارے فرقے اس پر متفق رہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں اور حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ چنانچہ گذشتہ چودہ صدیوں میں جس نے بھی نبی بننے کا دعویٰ کیا اس کو مُرتد قرار دے دیا گیا اور اس کے خلاف علم جہاد بلند

کر کے اس کی جھوٹی عظمت کو خاک میں ملا دیا گیا۔ مسیلمہ جب نبوت کا دعویٰ کیا تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نتائج کی پروا کئے بغیر اُس کے خلاف لشکرکشی کی اور تب چین کا سانس لیا جب اس جھوٹے نبی کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ بیشک اس جہاد میں ہزاروں کی تعداد میں مسلمان بھی شہید ہوئے۔ جن میں سینکڑوں حُفاظ قرآن اور جلیل المرتبت صحابہ تھے لیکن سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اتنی قربانی دے کر بھی اس فتنے کو کچلنا ضروری سمجھا۔ آپ نُورِ صدیقیت سے دیکھ رہے تھے کہ اگر ذرا سا تساہل برتا تو یہ اُمت سینکڑوں گروہوں میں نہیں' سینکڑوں اُمتوں میں بٹ جائے گی۔ ہر اُمت کا اپنا نبی ہوگا اور وہ اسی کی شریعت اور سُنّت کو اپنائے گی۔ اس طرح اس رحمت للعالمین کے زیرِ سایہ اسلام کے پلیٹ فارم پر انسانیت کے اتحاد کی ساری اُمیدیں ختم ہو جائیں گی اور **اِنّی رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا** کا سہانا منظر کبھی بھی نظر نہیں آئے گا۔ یہ بات بھی مدِّ نظر رکھنی چاہیے کہ مسیلمہ' حضور ﷺ کی نبوت کا منکر نہیں تھا بلکہ اپنے دعویٰ نبوت کے ساتھ ساتھ وہ حضور ﷺ کی رسالت کو بھی تسلیم کرتا تھا چنانچہ حضور خاتم الانبیاء والرسل کی ظاہری زندگی کے آخری ایّام میں اُس نے جو عریضہ ارسالِ خدمت کیا تھا' اس کے الفاظ یہ ہیں: **من مسیلمة رسول الله الیٰ محمد رسول الله** کہ یہ خط مسیلمہ کی طرف سے جو اللہ تعالیٰ کا رسول ہے محمد رسول اللہ کی طرف لکھا جا رہا ہے۔

علامہ طبری نے اس امر کی بھی تصریح کی ہے کہ اس کے ہاں جو اذان مرّوج تھی اس میں **اشھد ان محمدا رسول الله** بھی کہا جاتا تھا۔ بایں ہمہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کو مرتد اور واجب القتل یقین کر کے اس پر لشکرکشی کی اور اس کو واصل الجہنم کر کے آرام کا سانس لیا۔

اسلام کی چودہ صد سالہ تاریخ میں جب بھی کسی سرپھرے' طالع آزما یا فتنہ پرواز نے اپنے آپ کو نبی کہنے کی جرأت کی اُس کو قتل کر دیا گیا۔

نام نہاد اہلحدیث اور قادیانی :

نام نہاد اہلحدیث (غیر مقلدین) ایک نو پید، غیر مانوس فرقہ شاذہ ہے۔ یہ فرقہ تمام (۷۲) گمراہ فرقوں کا ملغوبہ ہے۔ جس طرح ایک شخص کئی جسمانی امراض میں مبتلا ہو کر امراض کا مجموعہ ہوسکتا ہے مثلاً ایک ہی شخص کو ٹی بی، بلڈ پریشر، شوگر، السر، امراضِ قلب، امراض عظام، امراضِ جگر، آنکھ ناک اور کان کے امراض ...... ہو سکتے ہیں اسی طرح ایک فرد (خواہ وہ مقلد ہو یا غیر مقلد) کئی رُوحانی امراض میں مبتلا ہو کر بدعقیدگیوں کا مجموعہ و مرکب بھی ہوسکتا ہے یعنی رفض، تفضیلیت، خروج، وہابیت، قادیانیت ...... ساری بدعقیدگیوں کا ملغوبہ و معجون ہوسکتا ہے۔ یہ فرقہ اپنے آپ کو اہلِ حدیث بتاتا ہے جب کہ تمام مسلمان اُسے غیر مقلد، وہابی اور لا مذہب کہتے ہیں۔

فتنوں کا سرچشمہ : سلف صالحین اور ائمہ مجتہدین کا راستہ اور طریقہ نہ صرف ﴿**صراط الذین انعمت علیهم**﴾ کا مصداق ہے بلکہ ان حضرات کی پیروی وہ بابرکت قلعہ ہے جس کے اندر رہنے والا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نئے نئے فتنوں سے محفوظ اور مامون رہتا ہے اور جب کوئی شخص ان حفاظتی حدود کو پھلانگ جاتا ہے تو نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کس گڑھے میں جا گرے گا۔ نام نہاد اہلحدیث نے اتباعِ ائمہ کی رَسّی اپنی گردن سے کیا اُتاری کہ جو شخص جس شکاری کی زَدْ میں آیا، اسی کے جال میں گرفتار ہو گیا۔

غیر مقلدیت کے بطن سے قادیانی پیدا ہوئے :

نام نہاد اہلحدیث (غیر مقلدین) کے بارے میں محمد سعید الرحمٰن علوی دیوبندی لکھتے ہیں:

> ' دعویٰ تو اہلحدیث ہونے کا ہے لیکن حالت یہ ہے کہ نیچریت، انکارِ حدیث قادیانیت سمیت اکثر و بیشتر فرقوں کے بانی غیر مقلدیت کے بطن سے پیدا ہوئے'
> (بشیر احمد ۔ اہلحدیث اور انگریز (مقدمہ) ص ۳)

محمد حسین بٹالوی لکھتے ہیں :

' سَر سیّد کا مذہب (نیچریت) اسلامی دُنیا کو معلوم ہے کہ عقلی تاویلات اور ملاحدہ یورپ کے خیالات تھے' چندروز انہوں نے اہلِ حدیث کہلایا'
' قادیان میں مرزا پیدا ہوا تو اُس کو بھی اہلِ حدیث کے مولوی حکیم نور الدین بھیروی اور مولوی احسن امروہوی بھوپالی نے ویلکم یا لبیک کیا۔
فتنہ انکارِ حدیث (چکڑالوی مذہب) نے مسجد چینیا نوالی میں جو اہلحدیث کی مسجد ہے جنم لیا اور چٹو ومحکم الدین وغیرہ (جو اہل حدیث کہلاتے ہیں) کی گود میں نشوونما پایا اور یہی مسجد بانی مذہب چکڑالوی کا ہیڈکوارٹر بنایا گیا''
(احسان الٰہی ظہیر اسی مسجد کے خطیب تھے) (اشاعۃ السنۃ ج ۱۹ شمارہ ۸ ص ۲۵۲)

برٹش گورنمنٹ کے انعام یافتہ وفادار میاں نذیر حسین دہلوی کو وہابیت اور ترک تقلید کی راہ پر لگانے میں سَر سیّد احمد خاں کا بھی ہاتھ تھا۔ پروفیسر محمد ایوب قادری لکھتے ہیں :

' سَر سیّد احمد خاں ایک ممتاز اہلِ حدیث عالم (غیر مقلد) محمد ابراہیم آروی کو اپنے ایک مکتوب مؤرخہ ۱۰ فبروری ۱۸۹۵ء میں لکھتے ہیں :

' جناب سید نذیر حسین دہلوی صاحب کو میں نے نیم چڑھا وہابی بنایا ہے۔ وہ نماز میں رَفع یدین نہیں کرتے تھے مگر اس کو سُنّت ہدیٰ جانتے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ نہایت افسوس ہے کہ جس بات کو آپ نیک جانتے ہیں' لوگوں کے خیال سے اس کو نہیں کرتے۔ جناب ممدوح میرے پاس تشریف لائے تھے۔ جب یہ گفتگو ہوئی' میں نے سُنا کہ میرے پاس سے اُٹھ کر وہ جامع مسجد میں عصر کی نماز پڑھنے گئے اور اُس وقت سے رفع یدین کرنے لگے'
(محمد ایوب قادری۔ برگِ گل' سرسید نمبر۔ نقش ثانی۔ اردو کالج کراچی ص ۲۸۵)

یاد رکھئے ! کانٹے کو پھول کہہ دینے سے پھول نہیں بن جائے گا۔ کانٹا' کانٹا ہی رہے گا۔

بعینہ اسی طرح اعتزال وخروج اور رفض وتشیع کو سُنّت وسلفیت (اہل حدیث) جیسے پاکیزہ اور مقدس نام دینے سے یہ باطل نظریئے، قابلِ احترام نہیں بن سکتے۔

سچ تو یہ ہے کہ نام نہاد اہلحدیث مذہب کی اصل بنیاد یہی رَد تقلید اور رَد مقلدین پر ہے۔ اگر آپ تقلید (ائمہ اربعہ) کے منکر اور مقلدین (حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی) کے سخت دشمن ہیں تو آپ اُن کے ٹولے میں بڑی قدر کی نگاہ میں دیکھے جائیں گے۔ سوقتل معاف۔ لیکن اگر آپ کسی امام کے مقلد ہوں اور دُنیا بھر کی ساری نیکیاں اپنے اعمالنامے میں جمع کررکھی ہیں تو آپ سب کچھ ہیں مگر مومن نہیں ہیں۔(نعوذ باللہ)

یہی وجہ ہے کہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا ملعون مرتد غلام احمد قادیانی جو کہ غیر مقلد بھی تھا اُس کو ثناء اللہ امرتسری نہ صرف مسلمان سمجھتے تھے بلکہ قادیانیوں کو متقی بھی جانتے تھے۔ (رسالہ مظالم روپڑی ص ۳۷ مؤلفہ ثناء اللہ امرتسری)

اہلحدیث (غیر مقلدیت) کا انجام : اہلحدیث لوگوں کا خیال کہ معاذ اللہ صحابہ کرام کے اجتہادات غلط تھے ایمان کے لئے زہر قاتل ہے۔ اہلحدیث افراد نے سیدنا فاروق اعظمؓ، سیدنا عثمان غنیؓ، ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے اعمال کو بدعت اور گمراہی قرار دیا اور ان صحابہ کرام پر سخت چوٹیں کی ہیں حالانکہ مومن کی خصوصیت قرآن کی رُو سے اس دُعا کے مطابق ہونی چاہئے کہ ﴿**ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولاتجعل فی قلوبنا غلا للذین اٰمنوا ربنا انك رؤف الرحیم**﴾ (حشر/۱۰) اے ہمارے رب ! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں بخش دے اور ہمارے دل میں مومنین کے لئے کوئی کھوٹ نہ رکھ۔ بیشک اے رب ! تو نرمی والا مہربان ہے۔

یہ آیت اس بات کو متضمن ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا واجب ہے اور اُن کے بارے میں کلمات خیر کہنا عین ایمان کا تقاضا ہے۔

افسوس ! اہلحدیث غیر مقلدین' مومنین میں سے سابقین الاولین کے لئے بھی اپنے دِل میں کھوٹ رکھتے ہیں اور یہ لوگ بھی قادیانیوں کی طرح اسلام کی مایہ ناز ہستیوں کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں ۔ کئی اُمور میں قادیانی اور اہلحدیث ایک ہی صف میں ہیں ۔ صحابہ کرام اور خلفائے راشدین کے بارے میں غیر مقلدوں اور قادیانیوں کے نقطہ نظر اور خیالات میں ہم آہنگی نظر آتی ہے' اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ دونوں فرقے ائمہ دین کی تقلید کے منکر ہیں ۔ قادیانی بھی تقلید کا انکار کرتے ہیں اور غیر مقلدین بھی تقلید کے منکر ہیں اور اسلافِ اُمت سے بیزاری اور بداعتمادی کا اور اُن کی شان میں جرأت وگستاخی کی سب سے بڑی وجہ یہی عدم تقلید ہے ۔ جس کسی شخص یا فرقہ میں عدم تقلید کا رجحان پیدا ہوگا' اس کی زبان وَقلم کا اسلاف کے بارے میں بے باک ہو جانا قطعی اور یقینی ہے ۔

صحابہ کرام اور ائمہ عظام سے کینہ رکھنے والوں کا انجام بہت بُرا ہوتا ہے ۔ آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ غیر مقلدوں کا ایک زبردست وکیل اور عالم محمد احسن امروہی سلفی جس نے تقلید کے خلاف **مصباح الادلہ لدفع الادلۃ الاذلۃ** نامی کتاب میں حنفی مسلک پر انتہائی بے باکانہ حملے کئے تھے اُس نے اخیر عمر میں قادیانی دھرم قبول کرلیا تھا ۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی پہلے غیر مقلد تھا (ڈپٹی نذیر احمد کا تربیت یافتہ تھا)' بعد میں نبوت کا دعویٰ کر کے داخل جہنم ہوا ۔ اسی طرح غیر مقلد مولوی اسلم جیراج پوری مرتے وقت منکرِ حدیث کی صف اوّل میں شامل ہوگیا تھا ۔

محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالے ' اشاعۃ السنۃ' کی جلد ۱۱ شمارہ ۲ صفحہ ۵۳ پر لکھا ہے :

' پچیس برس کے تجربے سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجتہد مطلق اور مطلق تقلید کے تارک بن جاتے ہیں وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں' ان میں بعض عیسائی اور بعض لا مذہب بن جاتے ہیں' جو کسی دین و مذہب کے پابند نہیں رہتے اور احکام شریعت سے فسق وخروج تو اس آزادی کا ادنیٰ نتیجہ ہے ۔

امام اعظم ابوحنیفہ کے گستاخوں کا انجام : غیر مقلد محمد حسین بٹالوی کا حقیقت پر مبنی تبصرہ ملاحظہ فرمائیں جو انھوں نے پچیس (۲۵) برس کے تجربہ کے بعد محسوس کیا ہے کہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرنے والے ضرور مُرتد ہو جاتے ہیں۔ سَر سید احمد خان (نیچری) اور غیر مقلدین کے پَروردَہ مرزا غلام احمد قادیانی کی مثالیں پیشِ نظر رکھ کر غیر مقلد محمد حسین بٹالوی لکھتے ہیں:

> 'پچیس برس کے تجربے سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجتہد مطلق اور مطلق تقلید کے تارک بن جاتے ہیں وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں' ان میں بعض عیسائی اور بعض لا مذہب بن جاتے ہیں' جو کسی دِین و مذہب کے پابند نہیں رہتے اور احکام شریعت سے فسق وخروج تو اس آزادی کا ادنیٰ نتیجہ ہے۔ (محمد حسین بٹالوی۔'اشاعۃ السنۃ' جلد ۱۱ شمارہ ۲ صفحہ ۵۳)

<u>مذہب اہلحدیث میں قادیانی عورت سے نکاح جائز ہے</u> :

اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَاحِدَۃٌ اسلام کے مقابلے میں تمام کفار آپس میں ایک ہی ملت ہیں' سب باہم جسدِ واحد ہے' ایک جسم ہے' ایک دماغ ہے' ایک فکر ہے' ایک مزاج ہے اور اسلام دشمنی میں اور اسلام کے خلاف سازشوں اور منصوبوں میں سب متحد ومتفق ہیں۔ خوارج' قادیانی' غیر مقلدین' وہابی' معتزلہ ...... سب باطل فرقے اختلافات کے باوجود اسلام (اہلِ سُنّت و جماعت) کے مقابلے میں آپس میں متحد ومتفق ہیں۔ سب کے آپس میں تعلقات ہیں' رشتہ داریاں ہیں' باہمی مُروتیں ہیں۔

قادیانی جماعت ختم نبوت کی منکر ہے۔ مرزا غلام احمد کو یہ لوگ نبی مانتے ہیں۔

اُن کے بقیہ عقائد بھی کفریہ ہیں۔ یہ جماعت باتفاق اہلِ سُنّت و جماعت' کافر اور خارج از اسلام جماعت ہے۔ کافروں کی عورت سے نکاح جائز نہیں۔ قرآن میں اس کی تصریح موجود ہے مگر نام نہاد اہلحدیث غیر مقلدین کے پیشوا ثناء اللہ امرتسری کا عقیدہ تھا کہ قادیانی عورت (مرزائن) سے نکاح دُرست و جائز ہے۔ لکھتے ہیں :

'اگر عورت مرزائن ہے تو علماء کی رائے ممکن ہے مخالف ہو' میری ناقص علم میں نکاح جائز ہے' (اخبار اہلحدیث امرتسر ۲/نومبر ۱۹۳۴ء)

سوال یہ ہے کہ قادیانی لوگ مسلمان ہیں کہ کافر۔ اگر مسلمان نہیں ہیں اور یقیناً نہیں ہیں بلکہ وہ کافر ہیں' اور اُن کے کافر ہونے میں کوئی شبہ نہیں' تو پھر کافرہ عورت سے کسی مسلمان مرد کا نکاح کیسے درست ہے؟ یہ تو صریحاً قرآن کا معارضہ ہے اور حکم خداوندی کا انکار ہے' قرآن کا ارشاد ہے :

﴿وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ﴾ (الممتحنہ/۱۰)

اور نہ رکھو اپنے قبضہ میں ناموس کافر عورتوں کے۔

اس آیت میں صاف تصریح ہے کہ کافروں سے نکاح جائز نہیں۔ نیز ارشادِ ربّانی ہے :

﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۚ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَ لَوْ اَعْجَبَكُمْ﴾ (البقرۃ/۲۲۱)

اور نکاح نہ کرو مشرک عورتوں کے ساتھ یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں اور مسلمان لونڈی بہتر ہے مشرک آزاد عورت سے اگر چہ وہ بہت پسند آئے۔ اور نکاح نہ کر دیا کرو اپنی عورتوں کا مشرکوں سے یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں اور بے شک مومن غلام بہتر ہے مشرک آزاد سے' اگر چہ وہ پسند آئے تمہیں۔۔ وہ لوگ دوزخ کی طرف بُلاتے ہیں اور

اللہ تعالیٰ اپنی توفیق سے جنّت اور مغفرت کی طرف بُلا تا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے حکم کو لوگوں کے لئے کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

اسلام کے ابتدائی دور میں مُسلمان' کُفّار سے رِشتہ لیا بھی کرتے تھے اور دِیا بھی کرتے تھے' لیکن اب انہیں اس بات سے رُوک دیا گیا اور انہیں بتا دیا گیا کہ مانا کوئی مُشرک عورت اپنے مال و دَولت' حُسن و جمال اور اپنے فضل وکمال میں بڑھی ہوئی ہے لیکن اُس کے شِرک کے عیب نے اُس کے تمام حُسن وکمال کو بدنما کر رکھ دیا۔ اور مومنہ پر کہ نُور کا ہالہ ہے اُس نے اُس کی دوسری جملہ خامیوں کی کسر نکال دی ہے اور یہی فرق مومن مَرد اور مشرک مرد کا ہے۔

اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ جب میاں اور بیوی کے عقائد بالکل متضاد ہوں گے' ایک اللہ وحدہٗ لاشریک کا بندہ اور دوسرا ہزاروں بُتوں کا پرستار ہوگا تو اُن کی کب نبھ سکے گی۔ لامحالہ آج نہیں تو کل یہ کشتی کسی چٹان سے ٹکرائے گی اور پاش پاش ہوجائیگی۔ نیز وہ دوقومیں ایک دوسرے سے برسر پیکار ہیں' اُن کے افراد کو ایک دوسرے پر اعتماد کب ہوگا؟ اور وہ شادی جہاں باہمی اعتماد نہ ہو' جذبات اور اُمنگیں ایک دوسرے سے بالکل متضاد ہوں' وہ زیادہ دیر پا نہیں ہوسکتی' اسی لئے تم جذبات کی رَو میں نہ بہہ جاؤ اور اپنے مستقبل کو برباد نہ کرو۔

اگر مشرک عورت سے شادی رَچائی تو وہ اپنی پوری کوشش کرے گی کہ وہ تمہیں اسلام سے رُوگرداں کردے اور عورت کے دام فریب میں تو بڑے بڑے سورماؤں کو پھرتے دیکھا ہے۔ اور تم نے اپنی بیٹی کسی مُشرک سے بیاہ دی تو ممکن ہے اُس کی ہیبت کا کوئی جھونکا تمہاری بیٹی کے ایمان کی شمع بجھا دے۔ خود سوچو' یہ کتنا ناقابل برداشت خسارہ ہے۔ (گمراہ اور بدعقیدہ مرد وعورت کا بھی یہی حکم ہے)۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

صاحبِ تفسیر اشرفی حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی فرماتے ہیں:
'اس حقیقت کا سمجھ لینا تو ایک عام آدمی کے لئے بھی دشوار نہیں کہ نکاح کی وجہ سے شوہر اور بیوی دونوں کا ایک دوسرے کے ساتھ جسمانی اور ذہنی قرب ہوتا ہے اور دونوں ایک دوسرے کے عقائد' نظریات' افکار اور خیالات سے متاثر ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ خدشہ ہے کہ مشرک و بدعقیدہ شوہر کے عقائد سے مسلمان بیوی متاثر ہو یا مشرکہ و بدعقیدہ عورت کے نظریات سے مسلمان شوہر متاثر ہو' اس لئے اسلام نے یہ راستہ ہی بند کر دیا۔ اگرچہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مسلمان شوہر یا بیوی سے مشرک و بدعقیدہ شوہر یا بیوی متاثر ہو جائے' لیکن جب کوئی چیز نفع اور نقصان کے درمیان دائر ہو تو نقصان سے بچنے کو نفع کے حصول پر مقدم کیا جاتا ہے اس لئے اسلام نے مسلمانوں اور سارے کافروں کے درمیان مناکحت کا معاملہ بالکل ہی منقطع کر دیا۔ ایمان کی سلامتی اور کفر کے خطرات سے بچنے کا یہی صاف اور سیدھا راستہ اور مناسب طریقہ ہے' (تفسیر اشرفی/۲۶۴)

معلوم نہیں ثناء اللہ امرتسری کو ان آیات قرآنیہ اور ارشادات ربّانی کی موجودگی میں یہ کہنے کی کیسے جرأت ہوئی کہ مرزائن یعنی قادیانی عورت سے نکاح جائز ہے **اِلّا** یہ کہ غیر مقلد ثناء اللہ امرتسری کے نزدیک قادیانی مسلمان ہیں۔ اگر یہ بات ہے تو غیر مقلدین اسی کا اعتراف کرلیں:

اپنا چہرہ اگر تم کبھی دیکھتے　　　پھر کسی میں نہ کوئی کمی دیکھتے

مذہب اہلحدیث میں قادیانی کے پیچھے نماز جائز ہے !

غیر مقلد ثناء اللہ امرتسری کے نزدیک قادیانی عورت سے مسلمان کا نکاح جائز ہے

اسی نرم گوشہ کی دین ہے کہ اب موصوف یہاں یہ بھی کہتے ہیں کہ قادیانی کے پیچھے نماز جائز ہے:

> ’میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہر کلمہ گو کے پیچھے اقتداء جائز ہے چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی‘ (اخبار اہلحدیث ۱۲/ اپریل ۱۹۱۵ء)

یعنی جو بھی کلمہ پڑھے خواہ اُس کا عقیدہ کچھ بھی ہو' خواہ وہ ختم نبوت کا منکر ہو' خواہ وہ قرآن کا انکار کرنے والا ہو' خواہ وہ انبیاء ورُسل کی شان میں انتہائی گستاخ اور بدزبان ہو ......غیر مقلدوں کا فتویٰ یہ ہے کہ وہ مسلمان ہی رہے گا اور اُس کے پیچھے نماز میں اقتداء کرنی جائز ہوگی' وجہ صرف یہ ہے کہ غیر مقلدین ساری بدعقیدگیوں کا مجموعہ ہوتے ہیں ...... لیکن ائمہ اربعہ کی تقلید کرنے والا کافر ومشرک ہوگا۔ (نعوذ باللہ)

اس کو کہتے ہیں فقہی بصیرت' علم ودَانش کا کمال اور قرآن وحدیث پر مجتہدانہ نگاہ۔

مرزائیوں (قادیانیوں) کے بارے میں ثناء اللہ امرتسری کا موقف کیا تھا؟ غیر مقلد عبدالعزیز سکریڑی جمعیۃ مرکزیہ اہل حدیث ہند کی زبانی سُنیے ......ثناء اللہ امرتسری کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ’آپ نے لاہوری مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھی' آپ مرزائی کیوں نہیں؟
> آپ نے فتویٰ دیا کہ مرزائیوں کے پیچھے نماز جائز ہے' اس سے آپ خود مرزائی کیوں نہیں؟
> آپ نے مرزائیوں کی عدالت میں مرزائی وکیل کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے مرزائیوں کو مسلمان مانا' اس سے آپ خود مرزائی کیوں نہیں ہوئے؟
> (عبدالعزیز۔ فیصلہ مکہ ص ۳۶)

اس کے باوجود اگر ثناء اللہ امرتسری کو شیخ الاسلام قرار دینے پر اصرار ہے تو ہمیں بتایا جائے کہ وہ کونسا اسلام ہے؟ اللہ اور رسول کا اسلام تو ہو نہیں سکتا !

اہلحدیث کی نظر میں قادیانی مسلمان ہیں:

غیر مقلد ثناء اللہ امرتسری پہلے تو اِدھر اُدھر سے قادیانی کو مسلمان ثابت کرتے رہے' کھلے نہیں تھے' مگر دِل کا چور کب تک دل میں رہتا۔ آخر اُسے زبان پر آنا ہی تھا اور وہ آ ہی گیا' چنانچہ غیر مقلد ثناء اللہ امرتسری صاف صاف لفظوں میں قادیانیوں کے مسلمان ہونے کی بات کہنے لگے:

> 'اسلامی فرقوں میں خواہ کتنا بھی اختلاف ہو' آخر کار نقطہ محمدیت پر جو درجہ **والذین معه** کا ہے سب شریک ہیں .... مرزائیوں کا سب سے زیادہ مخالف میں ہوں مگر نقطہ محمدیت کی وجہ سے میں اُن کو بھی اس میں (یعنی اسلامی فرقوں میں) شامل سمجھتا ہوں' (اخبار اہلحدیث ۱۶/ اپریل ۱۹۱۵ء)

نام نہاد اہلحدیث چاروں اماموں کی تقلید سے انکار کرتے ہیں اُسے گمراہی قرار دیتے ہیں اور اُن میں سے چند تو وہ ہیں جو تقلید کو شرک و کفر ٹھہراتے ہیں۔
حنفی' شافعی' مالکی اور حنبلی (چاروں ائمہ کے مقلدین) کو مشرک قرار دیتے ہیں۔ مرزائی (قادیانی) چونکہ نام نہاد اہلحدیث کے بطن سے پیدا ہوئے ہیں اسی لئے عقیدۂ ختم نبوت کے منکرین کو مسلمان ثابت کرنے میں اپنا سارا زور لگا رہے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا نکاح غیر مقلد میاں نذیر حسین دہلوی نے پڑھایا :

مؤلف تاریخ احمدیت رقمطراز ہے :

> ' (شادی کی) تاریخ طے پا گئی تو آسمانی دولہا یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) دو خدام کی مختصر سی بارات لے کر دِلّی پہنچے۔ خواجہ میر دَرد کی مسجد میں عصر و مغرب کے درمیان مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی نے گیارہ سو روپے مہر پر نکاح پڑھایا جو ضعف اور بڑھاپے کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتے تھے اور ڈولی پر بیٹھ کر آئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس موقع پر مولوی صاحب کو ایک مصلی اور پانچ روپے بطور ہدیہ دیئے' (تاریخ احمدیت ج۲ ص۵۶)

غلام احمد قادیانی غیر مقلد تھا' اگرچہ اس کے عقائد نکاح کے وقت ہی خراب ہو چکے تھے اور نبوت کی دہلیز پر وہ قدم رکھ چکا تھا مگر چونکہ تھا غیر مقلد۔ اس لئے برٹش گورنمنٹ کے انعام یافتہ وَفادار میاں نذیر حسین نے اس کی غیر مقلدیت کی رعایت میں باوجود فساد عقائد کے اس کا نکاح پڑھایا اور چونکہ ہم مذہب تھا اس وجہ سے اس کا نکاح پڑھایا' ہدیہ بھی قبول کیا۔ اس زمانہ میں پانچ روپیہ نکاح پڑھائی کوئی معمولی ہدیہ نہیں تھا کہ میاں نذیر حسین آسانی سے انکار کر دیتے :

عیب اوروں کے جو چنتے ہیں وہ خود کو دیکھیں
سَر نہ اُٹھ پائے گا جب خود پہ نظر جائے گی

مذہب اہلحدیث میں قادیانی وشیعہ بھی متقی ہیں !

غیر مقلد ثناء اللہ امرتسری کے نزدیک قادیانی وشیعہ بھی متقی ہیں، لکھتے ہیں :

> ' حافظ عبداللہ اور اُن کے نامہ نگار کے نزدیک متقی کا دائرہ اتنا تنگ ہے کہ کوئی دائرہ اتنا تنگ نہ ہوگا۔ غیر مسلم تو متقی کی تعریف سے بالبداہۃ خارج ہیں، مسلم فرقوں میں سے رافضی، خارجی، معتزلہ، جہمی، قادیانی، عرشی، فرشی وغیرہ سب لوگ غیر متقی ہیں' (رسالہ مظالم روپڑی/ ۳۷)

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی اُن میں ایک فرقے کے سوا باقی تمام (۷۲) فرقے والے جہنمی ہوں گے۔ غیر مقلد کی خط کشیدہ عبارت میں غور کریں کہ وہ رافضیوں، خارجیوں اور قادیانیوں کو نہ صرف مسلمان اور مومن قرار دے رہے ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر اُن کو اہل تقویٰ میں سے شمار کرتے ہیں اور اُن کو متقی ہونے کا سرٹیفکیٹ عنایت فرما رہے ہیں۔

اللہ اللہ ! غیر مقلدوں کا دین وایمان اب یہ بھی گوارا کر رہا ہے کہ جو فرقہ اور جو جماعت انبیاء کو گالی دے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تہمت تراشے اور نبی ہونے کا دعویٰ کرے، صحابہ کرام پر سَب وَشتم کرے، قرآن کا انکار کرے اور اس کے محرف ہونے کا قائل ہو، یہ فرقہ اور جماعت نہ صرف مسلمان ہو بلکہ وہ اللہ کے برگزیدہ بندوں میں سے شامل ہو کر اہل تقویٰ قرار پائے اور اس کا شمار متقیوں میں سے ہو، گویا غیر مقلد ثناء اللہ امرتسری بلسان حال عرض فرما ہیں :

سکوت چھایا ہے انسانیت کی قدروں پر
یہی ہے موقعِ اظہار آ وَ سچ بولیں

اہلحدیث اور قادیانی مذہب کے اعتقادی وفقہی مسائل :

نام نہاد اہلحدیث (غیر مقلدین) میں قادیانیت کے جراثیم سرایت کر چکے ہیں جس کی وجہ سے بہت سے فقہی اور اعتقادی مسائل میں دونوں جماعتوں کے درمیان توافق پایا جاتا ہے اور یہی چیز دونوں باطل فرقوں کے مابین گہرے روابط کی نشاندہی کرتی ہے۔ نام نہاد جماعت اہلحدیث (غیر مقلدین) کے گمراہ کن عقائد اور اُن کے عجیب وغریب کراہیت زدہ' گھناؤنے فقہی مسائل ہم نے اپنی دیگر کتابوں میں تفصیلاً ذکر کر دیئے ہیں ائمہ اربعہ (امام اعظم ابوحنیفہ' امام شافعی' امام مالک' امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی تقلید سے آزاد جتنے بھی بد مذہب وَبدعقیدہ فرقے ہیں سب کے عقائد ومسائل تقریباً یکساں ہوتے ہیں بلکہ مختلف بد مذہب فرقوں کے افراد کی شکل وصورت میں بھی مشابہت پائی جاتی ہے۔ نیچری سَر سید احمد خان' مدعی نبوت غلام احمد قادیانی' نام نہاد اہلِ قرآن منکرین حدیث (غلام احمد پرویز۔ چکڑالوی مذہب) فرقہ صدیق دِیندار چنبسیشور' .... نام نہاد اہلحدیث یہ سب فرقوں کے افراد کی صورتیں مسخ شدہ ہوتی ہیں۔ شکل وصورت' ہیئت وحلیہ میں مشابہت کے ساتھ ساتھ بد مذہب فرقوں کے افراد کے عادات وَاطوار' مزاج وَفطرت' کردار وَگفتار' طبیعتیں وَحرکتیں' اخلاق' معاملات' برتاؤ اور رہن وَسہن سب میں مماثلت پائی جاتی ہیں' سب بھائی بھائی نظر آتے ہیں' سب کی بولی بھی ایک جیسی ہوتی ہے بلکہ اُوپر پہنچ کر سب کا شجرہ بھی ایک ہو جاتا ہے۔

اہلحدیث اور قادیانی مذہب میں ایک مجلس کی تین طلاقیں :

ایک مجلس یا ایک طہر کی تین طلاقوں کے عدم وقوع کا مسئلہ اُن مسائل میں سے ہے کہ جس میں نام نہاد اہلحدیث اور قادیانی ایک ہی صف میں کھڑے اور ایک ہی فضاء

میں اُڑتے ہوئے نظر آتے ہیں :

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز   کبوتر با کبوتر باز با باز

نام نہاد اہلحدیث اور قادیانی کے نزدیک تین طلاق سے ایک ہی طلاق پڑنے کی بنیاد اس اصول پر ہے کہ ہر مسئلے میں آسان صورت اختیار کی جائے اور اگر اس کے خلاف کوئی حدیث پیش کرے تو اُسے ضعیف کہہ کر رَد کر دیا جائے' اس لئے کہ انسان کی خاصیت ہے کہ وہ آسان کو پسند کرتا ہے اور وہ سب ہمارے مذہب کی آسانی دیکھ کر اپنا قدیم مذہب چھوڑ دیں گے اور اُن کا نیا مذہب قبول کر لیں گے۔ عام طور سے لوگ تین طلاق دے بیٹھتے ہیں پھر چاہتے ہیں کہ عورت ہاتھ سے جانے نہ پائے کیونکہ شریعت میں حلالہ کے بغیر عورت جائز نہیں۔۔تو اس سے ان نام نہاد اہلحدیثوں اور قادیانیوں کو بڑی غیرت معلوم ہوتی ہے لہذا یہ لوگ یہ صورت اختیار کر لئے کہ ایک دم تین طلاقوں سے ایک ہی طلاق پڑنے کا حکم کریں تاکہ تین طلاق دینے والے حلالہ سے بچنے کے لئے اُن کی طرف آجائیں۔

'تین طلاق' چاہے ایک مجلس یا ایک طہر میں دی جائیں یا متعدد اوقات میں وہ تین ہی واقع ہوتی ہیں۔ جمہور فقہاء اور ائمہ اربعہ امام ابوحنیفہ' امام مالک' امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مسلک یہی ہے۔

علمی میدان میں اہلحدیث پر مرزا قادیانی کی سبقت

ایک اہلحدیث (غیر مقلد) کی شہادت :

غیر مقلد مولوی ابوالبشیر مراد علی نے ہی 'اہلِ حدیث امرتسر' میں لکھا ہے :

'اگر جماعتِ اہلحدیث کے رکن مجھے بُرا نہ کہہ اُٹھیں تو اُن سے مرزا آنجہانی بھی علمی میدان میں سبقت لے گیا ہے۔ چند دنوں میں بالکل قلیل تعداد جماعت سے ایک اعلیٰ مشن قائم کرگیا ہے'

(اہل حدیث امرتسر صفحہ ۷ ۱۷/ستمبر ۱۹۱۵ء)

مرزائیوں (قادیانیوں) سے مشابہت :

'اس جماعت (امامیہ) کی حقیقت دو جزوں پر مشتمل ہے۔ ایک جزو یہ کہ افرادِ اُمت مُسلمہ کو خاص کر افراد اہلحدیث کو امامت کے سلسلے میں منسلک کر کے منظّم کیا جائے۔ یہ تو کسی حد تک قابلِ اعتراض نہیں ہے۔ دوسرے جزو یہ ہے کہ جو ان کے اس سلسلے میں منسلک نہیں ہے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ نجات سے محروم رہ کر جہنم میں داخل ہوتا ہے۔ یہ جزو بیشک قابلِ اعتراض ہے۔ اس جزو کی وجہ سے یہ جماعت قادیانی جماعت کے مشابہ ہوگئی ہے۔

(اہل حدیث امرتسر صفحہ ۳ ۳۱/ جولائی ۱۹۴۲ء)

غیر مقلدین کی اہلحدیث کانفرنس کے مبلغ عبدالحمید اپنے فرقہ کی امامیہ پارٹی کے متعلق لکھتے ہیں :

'ان امامیہ اراکینِ خلافت (جن میں رفیق پسروری بھی شامل ہیں) کے نزدیک علماء اہلحدیث کو گالیاں دینے اور تمام اہلِ اسلام کو جہالت وکفر کی موت مارنے میں کسی مرزائی سے پیچھے نہیں ہیں'

(اہل حدیث امرتسر صفحہ ۷ ۲۷/مئی ۱۹۳۸ء)

غیر مقلد ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر ......تفسیر مرزائی :

غیر مقلد ثناء اللہ امرتسری (فاضل دارالعلوم دیوبند) کی تصانیف میں سے تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن عربی نے خوب شہرت پائی ۔ اُن کے ہم مسلک اہل حدیث علماء نے اس تفسیر پر سخت تنقید کی ۔ اہل حدیث کے وکیل محمد حسین بٹالوی لکھتے ہیں :

> ' تفسیر امرتسری کو تفسیر مرزائی کہا جائے تو بجا ہے' تفسیر چکڑالوی کا خطاب دیا جائے تو روا ہے......اس کا مصنف اس تفسیر سراپا الحاد و تحریف میں پورا مرزائی' پورا چکڑالوی اور چھٹا ہوا نیچری (سَر سید کے عقائد کو ماننے والا) ہے'
>
> (عبدالحق غزنوی ۔ الاربعین (لاہور پرنٹنگ پریس) ص ۴۳)

عبدالاحد خانپوری اہل حدیث لکھتے ہیں :

> 'اور ثناء اللہ ملحد زندیق کا دین اللہ کا دِین نہیں ہے ۔ اس کا کچھ دِین تو فلاسفہ دہریہ' سرکش وہ صائبین کا ہے جو ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن ہیں......اور کچھ دِین اس کا ابوجہل کا ہے جو اس اُمت کا فرعون تھا بلکہ اس سے بھی بدتر ہے .... پس وہ بحکمِ قرآن واجب القتل ہے'
>
> [ترجمہ]
>
> (عبدالاحد خانپوری ۔ الفیصلہ الحجازیہ السلطانیہ ۔ امام سرحد برقی پریس راولپنڈی) ص ۸)

غیر مقلد عنایت اللہ اثری کے قادیانی اُستاذ :

غیر مقلد عنایت اللہ اثری وزیرآبادی کو غیر مقلد حکیم فیض عالم صدیقی نے اپنی کتاب 'اختلاف اُمت کا المیہ' میں اپنی جماعت کے جلیل القدر علماء میں شمار کیا ہے ۔

غیر مقلد عنایت اللہ اثری وزیرآبادی اپنی ایک کتاب 'الجسر البلیغ فی حیات التبلیغ' میں اپنے اساتذہ کی فہرست پیش کرتے ہیں:

> 'قرآن مجید میں نے مولوی سراج الدین صاحب وزیرآبادی سے' نیز حافظ پیر عبداللہ صاحب وزیرآبادی سے پڑھا ہے اور درزی کا کام اور تلّہ کاری ماسٹر کریم بخش صاحب وزیرآبادی سے سیکھا ہے اور پھر کچھ عرصہ تک حافظ غلام محمد وزیرآبادی (مرزائی۔قادیانی) سے بھی سیکھا ہے'
> (الجسر البلیغ فی حیات التبلیغ / حصہ اول/صفحہ۲)

یہ جو حافظ غلام محمد وزیرآبادی ہیں اور غیر مقلد عنایت اللہ اثری وزیرآبادی کے استاذ ہیں' مرزائی (قادیانی) تھے۔ انہوں نے غیر مقلد عنایت اللہ اثری کو قادیان کے سالانہ جلسہ میں بھیجا۔ حافظ غلام محمد اتنے اہم قادیانی تھے کہ ان کے پاس بڑے بڑے قادیانی آیا کرتے تھے۔مشہور قادیانی خواجہ کمال الدین وکیل' غلام رسول راجیکے اور دیگر مبلغین کی آمد ورَفت رہا کرتی تھی۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے 'الجسر البلیغ صفحہ۲/ کا حاشیہ) ۱۹۱۶ء اپریل میں عنایت اللہ اثری قادیان گئے تو قیام اپنے دوست حافظ عبید اللہ احمدی وزیرآبادی (مرزائی۔قادیانی) کے یہاں کیا۔ تفصیل عنایت اللہ اثری کی زبانی سُنیے:

> 'جمادی الاخری ۱۳۳۴ھ مطابق اپریل ۱۹۱۶ء میں مجھے قادیان جانا پڑا تو مولوی عبید اللہ صاحب احمدی وزیرآبادی (قادیانی) کے یہاں قیام کیا' چونکہ کئی دنوں تک قیام کا ارادہ تھا اس لئے دیگر سامان ضرورت کے ہمراہ ایک نیا جوتا بھی ہمراہ لے گیا تھا اور کبھی کبھی اسے بھی استعمال کرتا تھا کہ

پاؤں کے ساتھ مانوس ہو جائے' ایک روز مسجد اقصیٰ (قادیان) سے وہ چوری ہوگئی اور کافی تلاش پر بھی وہ دستیاب نہ ہوسکا۔ مولوی عبید اللہ صاحب (قادیانی) نے دوستوں سے ذکر کیا کہ یہ میرے دوست بھی ہیں اور مہمان بھی ہیں اور ہیں بھی غیر احمدی۔ ان پر اس چوری کا کیا اثر ہوگا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ انہیں جوتی ہم خرید دیتے ہیں' میں نے کہا کہ نہیں میں پرانی جوتی سے کام چلالوں گا........ احمدی علماء باری باری میرے پاس آتے اور باتیں کرتے رہتے۔ ایک دفعہ مولوی غلام رسول صاحب (قادیانی) میرے پاس تشریف لائے اور باتیں کرتے رہے اور فرمایا کہ میں آپ کے بالمقابل جاہل ہوں۔ میں نے کہا کہ میں تو آپ کو عالم بلکہ جید عالم ٹھہراتا ہوں۔ آپ نے ایسا کیوں فرمایا؟ اگر انکساری ہے تو بھی ٹھیک نہیں'

(الجسر البلیغ فی حیات التبلیغ/صفحہ ۱۱۔۱۲)

قادیان کے اس طویل قیام میں عنایت اللہ اثری پر کیا کیا اثرات مرتب ہوئے' وہ اس اقتباس سے ظاہر ہے۔ قادیانی مولوی کو جید عالم کہہ کر منہ بھرائی دے رہے ہیں۔ یہ استدلال بھی پیش کررہے ہیں کہ عالم کو اپنے لئے بطور انکساری جاہل کا لفظ استعمال کرنا بھی نامناسب ہے۔ کیا یہ قادیانیوں سے متاثر ہونا نہیں ہے؟ بہرحال تعلقات میں وسعت پیدا ہوئی اور قادیانی خلیفہ میاں محمود احمد سے بھی یقیناً ایسی بے تکلفی ہوئی کہ اپنی بات کہہ سکیں' چنانچہ دوڈھائی مہینے بعد رمضان المبارک سے چند دنوں پہلے خلیفہ قادیان سے کیا گفتگو ہوئی' وہ غیر مقلد عنایت اللہ اثری ہی کی زبانی سُنیے:

نام نہاد اہلحدیث کی قادیانی کے پیچھے نماز :

’رمضان المبارک سے کچھ روز پیشتر میں (غیر مقلد عنایت اللہ اثری) نے میاں محمود احمد صاحب (قادیانی) سے کہا کہ نماز تراویح مسجد اقصیٰ یا کہ مسجد مبارک میں‘ مَیں پڑھاؤں گا‘ آپ دوستوں میں اعلان فرما دیں۔ موصوف (قادیانی) نے فرمایا: آپ کی اقتداء میں کوئی نماز نہیں پڑھے گا کہ آپ نے (قادیانی مذہب پر) بیعت نہیں کی۔ میں نے عرض کیا کہ بیعت تو سوچ سمجھ کر ہوگی‘ بے سوچے بیعت کیسے کرلوں۔ نماز کا تعلق اسلام سے ہے بیعت سے نہیں۔ جب میں آپ کو مسلمان سمجھ کر اقتداء کر رہا ہوں تو آپ کو میری اقتداء سے کون سی چیز مانع ہے۔ فرمایا کہ ہمارا تو کوئی ایماء نہیں۔ تو (غیر مقلد عنایت اللہ اثری) اپنے طور پر ہمیں مسلمان قرار دیتا ہے اور ہمارا آزادانہ خیال ہے کہ تو (غیر مقلد عنایت اللہ اثری) کافر ہے اور تیری اقتداء میں ہماری نماز نہیں ہوسکتی۔ میں نے عرض کیا کہ آپ اپنے خیال میں پختہ اور میں اپنے دِین میں کمزور ثابت ہوا‘
(الجسر البلیغ فی حیات التبلیغ جلد۱/ص۱۲۔۱۳)

کافر بھی اب اُن کو‘ کافر کہتے ہیں : ائمہ اربعہ کی تقلید کرنے والے مسلمانوں کو کافر ومشرک کہنے والے غیر مقلد عنایت اللہ اثری‘ قادیانیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں اوراُن کے پیچھے نماز پڑھنے میں ذرا بھی کراہت محسوس نہیں کرتے۔ قادیانیوں کی خوشامدیں کر کے یہ سمجھتے تھے کہ قادیانی ہماری چاپلوسی سے متاثر ہوکر امام بنالیں گے لیکن خلیفہ قادیان نے صاف لفظوں میں اُن کو جو کافر کہا تو دن میں

تارے نظر آ گئے اور اپنی کمزوری کا اعتراف کر کے گھر واپس آ گئے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ کافر قادیانی بھی نام نہاد اہلحدیث کو کافر سمجھتے ہیں۔ نام نہاد اہلحدیث کا گستاخانہ لب ولہجہ دیکھ کر کافر بھی انھیں کافر کہتے ہیں۔

غیر مقلد عنایت اللہ اثری کو قادیانیوں سے جو تعلق تھا وہ اس شکست خوردگی کے بعد بھی قائم رہا۔ قادیانیوں کو بھی یقیناً ان سے بہت کچھ اُمیدیں وابستہ ہی رہی ہوں گی اس لئے آمد و رفت جاری رہی اور غیر مقلد عنایت اللہ اثری نے قادیان سے اپنا رشتہ توڑا نہیں، ملاحظہ فرمایئے اُن کی ایک تحریر :

> '۱۹/ اگست ۱۹۶۲ء کو میں (غیر مقلد عنایت اللہ اثری) ظہر پڑھ کر مسٹر بدر الاسلام کو بلوغ المرام پڑھا رہا تھا کہ دو مسافر تشریف لائے اور ظہر وعصر کو بصورت جمع پڑھا تو میں سمجھ گیا کہ یہ احمدی (قادیانی) ہوں گے، چنانچہ فارغ ہو کر ایک صاحب نے فرمایا کہ میں ربوہ سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں...... انہوں نے باتوں باتوں میں یوں بھی فرمایا تھا کہ اکثر اہل حدیث، احمدی (قادیانی) ہوئے ہیں۔ میں نے کہا کہ مرزا صاحب تو حنفی تھے؟ فرمایا کہ نہیں وہ بھی اہلحدیث ہی تھے۔' (الجسر البلیغ جلد۱۲/ص۱۵۶)

اکثر اہل حدیث، احمدی (قادیانی) ہوئے ہیں :

'اکثر اہل حدیث، احمدی (قادیانی) ہوئے ہیں' اس دعوی کی تردید آج تک کسی اہلِ حدیث نے نہیں کی۔ اس لئے اس دعوی کو یہ کہہ کر رد نہیں کیا جا سکتا کہ یہ ایک قادیانی کی بات ہے اُس نے یوں ہی کہہ دیا ہوگا۔ ایسا نہیں ہے، خود عنایت اللہ اثری نے تردید نہیں کی اور نہ ہی دو چار نام پوچھنے کی جرأت کی۔ اس سے اندازہ ہوتا کہ خود

عنایت اللہ اثری کو بہت سے اہل حدیث کا علم رہا ہوگا جو قادیانی ہو گئے ہیں۔خود اُن کے استاذ ہی مرزائی تھے۔ جتھہ کا جتھہ اہل حدیث سے قادیانی کیسے ہوا؟ اس کا جواب اہلِ حدیث کے بلند پایہ مولوی' میر ابراہیم سیالکوٹی نے ان الفاظ میں دیا:

> 'اس سے پیشتر اسی طرح کے اختلاط سے جماعت اہل حدیث کے کثیر التعداد لوگ قادیانی ہوگئے تھے جس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ ابتداء میں مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی نے مرزا غلام احمد قادیانی سے اُن کو الہامی مان کر اُن کی موافقت کی اور اُن کی تائید میں اپنے رسالہ اشاعت السنۃ میں زوردار مضامین بھی لکھتے رہے جس سے جماعت اہل حدیث کے معزز افراد مرزا صاحب کی بیعت میں داخل ہو گئے۔'
>
> (احتفال الجمہور مصنفہ میر ابراہیم سیالکوٹی ص۲۳/ بحوالہ رسائل اہل حدیث ص۴۷/ ج۲)

جمع بین الصلوٰتین (قادیانی اوراہلحدیث میں اشتراکِ عمل) :

جمع بین الصلوٰتین مسئلے میں قادیانی اوراہلحدیث دونوں ایک ہی کشتی میں سوار ہیں۔ قادیانی فرقے کے لوگ تین وقت نماز ادا کرتے ہیں اوراہلحدیث بھی تین وقت میں پانچ ادا کر لینا کافی سمجھتے ہیں یعنی اہلحدیث لوگ ظہر وعصر اور مغرب وعشاء ایک ساتھ ادا کرنے کی گنجائش کے قائل ہیں۔ نام نہاد اہلحدیث اور قادیانیوں کے مسائل میں توافق واشتراک نظر آتا ہے۔ عنایت اللہ اثری نے دو مسافروں کو دیکھتے ہی کس عمل سے پہچان لیا کہ یہ قادیانی ہیں؟ وہی مشترک عمل جمع بین الصلوتین' یعنی دونمازوں کوایک ساتھ پڑھ لو۔ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی تحقیق کے مطابق جمع بین الصلوٰتین عرفات اورمزدلفہ میں بعض شرائط کیساتھ مسنون ہے کسی اورموقع پر جمع کا حکم نہیں دیا گیا۔

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بلا عذر جمع بین الصلوٰتین کرے اُس نے کبائر میں سے ایک کبیرہ گناہ کیا۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ ہر نماز اُس کے وقت میں ادا کرے مقیم ہو یا مسافر' بیمار ہو یا تندرست ......مگر اہلحدیث اور قادیانی بحالتِ سفر ظہر وعصر' ایسے ہی مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھتے ہیں' یعنی ظہر کے وقت میں ظہر وعصر ملا کر اور مغرب کے وقت میں مغرب وعشاء ادا کرتے ہیں۔ اُن کا یہ عمل قرآن مجید کے بھی خلاف ہے اور احادیث صحیحہ کے بھی مخالف۔ ہر نماز اپنے وقت میں پڑھنا فرض ہے اور عمداً کسی نماز کو اپنے وقت کے بعد یا پہلے پڑھنا بلا عذر سخت گناہ اور منع ہے۔

رب تعالیٰ نماز کے اوقات کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتۡ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ كِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا﴾ مسلمانوں پر نماز فرض ہے اپنے وقت میں۔

فوت شدہ نمازیں : (قادیانی اور اہلحدیث میں اشتراکِ عمل) :

فرض نمازوں کو اُن کے اوقات میں ادا کرنا واجب ہے۔ بلا عذر نمازوں کو اپنے اوقات سے مؤخر کر کے ادا کرنے والا سخت گنہگار ہوگا۔ نمازیں اپنے اوقات میں ادا نہ کرے تو یہ نمازیں ساقط (ختم) نہیں ہوتیں بلکہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ فوت شدہ نمازوں کی قضاء اوّلین فرصت میں پڑھے۔ اہلحدیث اور قادیانیوں کا مشترکہ عمل یہ ہے کہ نمازوں کی قضاء ضروری نہیں ہے یعنی اگر کوئی قصداً نماز چھوڑ دے اور پھر اُن نمازوں کی قضاء کرے تو قضاء سے کچھ فائدہ نہیں۔ وہ نماز اس کی مقبول نہیں اور نہ اُس نماز کا قضاء کرنا اُس کے ذمہ واجب ہے۔ یہ بات سراسر بے عقلی پر مبنی اور غیر منطقی ہے کہ چھوڑی ہوئی نمازوں کی قضاء نہ کرے۔ عورتوں پر ایام حیض ونفاس کے روزے معاف نہیں ہیں بلکہ مجبوری ختم ہو جانے پر روزے رکھنا فرض ہے۔

اگر اہلحدیث اور قادیانیوں کی ڈکشنری میں قضاء کا لفظ نہ ہوتو کیا ایام حیض ونفاس کے روزے عورتوں پر معاف ہوجائیں گے اور عذر ختم ہونے پر مجبوری میں چھوڑے ہوئے روزے بھی معاف ہوجائیں گے؟

اہلحدیث اور قادیانیت میں مناسبت نہ ہوتی تو اہلحدیث ہی کیوں قادیانیت قبول کرتے اور اس کی تائید میں زوردار مضامین کیوں لکھتے ؟

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

غیر مقلدیت کے بطن سے قادیانی پیدا ہوئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی غیر مقلد تھا اور بقول میر ابراہیم سیالکوٹی 'جماعت اہل حدیث کے معزز افراد مرزا کے حلقہ ارادت میں شامل ہوگئے'۔

اہلحدیث اور قادیانی کے اٹوٹ رشتے : اہل حدیث اور قادیانیوں میں اٹوٹ رشتے ہیں اور ایک کو دوسرے سے ہمدردی ہے اس کا ایک اہم ثبوت اہلِ حدیث عنایت اللہ اثری کی کتاب 'عیون زمزم' ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ ثابت کرنے میں پوری توانائی صرف کردی ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر قادیانی خوش ہوگئے۔ اہلحدیث عنایت اللہ اثری نے قادیانیوں سے رشتے استوار کرنے کے لئے یہ کدوکاوش کی ہے۔ اس مسئلہ میں دونوں کا نقطہ نظر ایک ہی ہے' چنانچہ قادیانیوں نے اس کتاب کی خوب داد دی اور اس کو ایک جرأت مندانہ قدم قرار دیا' یہی نہیں بلکہ اہلحدیث عنایت اللہ اثری سے یہ مطالبہ بھی کیا کہ ایک قدم آگے بڑھ کر حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت پر بھی ایک کتاب تصنیف فرمادیں۔ ایک مشہور قادیانی چودھری محمد حسن چیمہ وکیل گجرات نے قادیانی ماہنامہ 'روح اسلام' لاہور بابت ماہ اکتوبر ۱۹۶۳ء میں 'عیون زمزم' کی مبالغہ آمیز تعریف وتوصیف کرنے کے بعد لکھا ہے:

'ہم (قادیانی)' حافظ عنایت اللہ صاحب (اہل حدیث) سے یہ توقع بھی رکھتے ہیں کہ جہاں انہوں نے جرأت سے کام لے کر حضرت مسیح کا باپ ثابت کیا ہے وہاں وہ یہ بھی قرآن وَ حدیث ہی سے ثابت کر دیں گے کہ مسیح علیہ السلام' حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے ۶۰۰ برس قبل دنیوی زندگی کو خیر باد کہہ کر اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملے' (العطر البلیغ ص ۱۸۴)

قادیانیوں کے مشہور اور زبردست مبلغ کے الفاظ کو اہلِ حدیث عنایت اللہ اثری نے اپنی کتاب 'العطر البلیغ' میں اپنی مدح سرائی میں نقل کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام اہل اسلام کو اہلحدیث اور قادیانی فتنوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین)

وَصَل اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْن

(۹۲۸) صفحات پر مشتمل محققانہ جائزہ ۔ متلاشیان راہِ حق کے لئے ملک التحریر کا بیش قیمت تحفہ

فتنہ اہلحدیث : غیر مقلدیت اس دَور کا سب سے خطرناک فتنہ ہے جس نے ائمہ اربعہ بالخصوص امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ (اور حضرات حنفیہ) کے خلاف بدزبانی' طعن وتشنیع اور تہمت طرازی کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ یہ اہل حدیث کے نام سے لوگوں کو فریب دیتے ہیں' اپنے سوا سب کو مشرک سمجھتے ہیں تقلید شخصی کو شرک کہتے ہیں' ان کے عقائد ومسائل سے واقفیت کے بعد غیر مقلدیت سے طبعًا وحشت ونفرت ہوتی ہے۔ ائمہ مجتہدین' محدثین اُمت اور اسلاف صالحین سے مروی معتبر ومستند ہزار ہا احادیث کو ضعیف' موضوع' من گھڑت اور باطل قرار دیتے ہیں۔

جماعتِ اہلحدیث کا فریب : اہلحدیث اور شیعہ مذہب : قربانی اور اہلحدیث

اہلحدیث اور قادیانی مذہب : جماعتِ اہلحدیث کا نیا دِین

مذہب اہلحدیث کے خصوصی عقائد ومسائل اور پوشیدہ رازوں سے واقفیت کے لئے مندرجہ بالا کتابوں کا مطالعہ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔